ٹورانٹو ۔ کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

25¢

جلد: ۹
شمارہ: ۱۶

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

انا للہ و انا الیہ راجعون

برصغیر کے ممتاز عالم دین، قائد تحریک نظام مصطفےٰ

مفتی محمود رحلت فرما گئے

جامع مسجد نیوی ٹاؤن میں ۲ بج کر ۵ منٹ پر دل کا دورہ پڑا مفتی صاحب کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی فوراً امراض قلب کے ہسپتال پہنچایا گیا، ڈاکٹروں نے موت کی تصدیق کر دی انتقال کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی



ایک آفتاب بھری دوپہر میں ڈوب گیا! —

عمر ۶۳ سال یا ۶۱ سال؟

[illegible]

مولانا مفتی محمود کے پسماندگان

[illegible]

[illegible]

پرواز حج ۔ پرواز روح

[illegible]

چار علماء نے غسل دیا

[illegible]

مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن کراچی پہنچ گئے نماز جنازہ میں شرکت

[illegible]



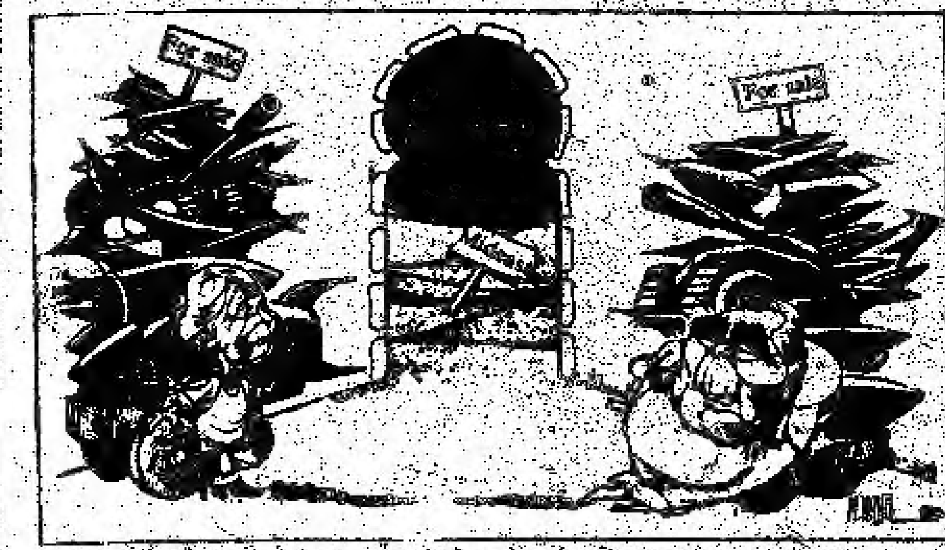
[illegible]

انا للہ و انا الیہ راجعون

ایران کے شہریوں کو مستضعفین، معترفین اور متکبرین کے تین طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا

تمام شہریوں اور آئندہ پیدا ہونے والے ہر بچے کا آبل اکاؤنٹ کھولنے کا حکم

سرمایہ کو ملکی صنعت میں لگایا جائیگا، واپس نہیں ہوگا، صرف نقد منافع تقسیم کیا جائے گا



بنی صدر کی اپیل پر تہران کے ہزار رضا کار فوجیوں نے اپنی خدمات پیش کر دیں

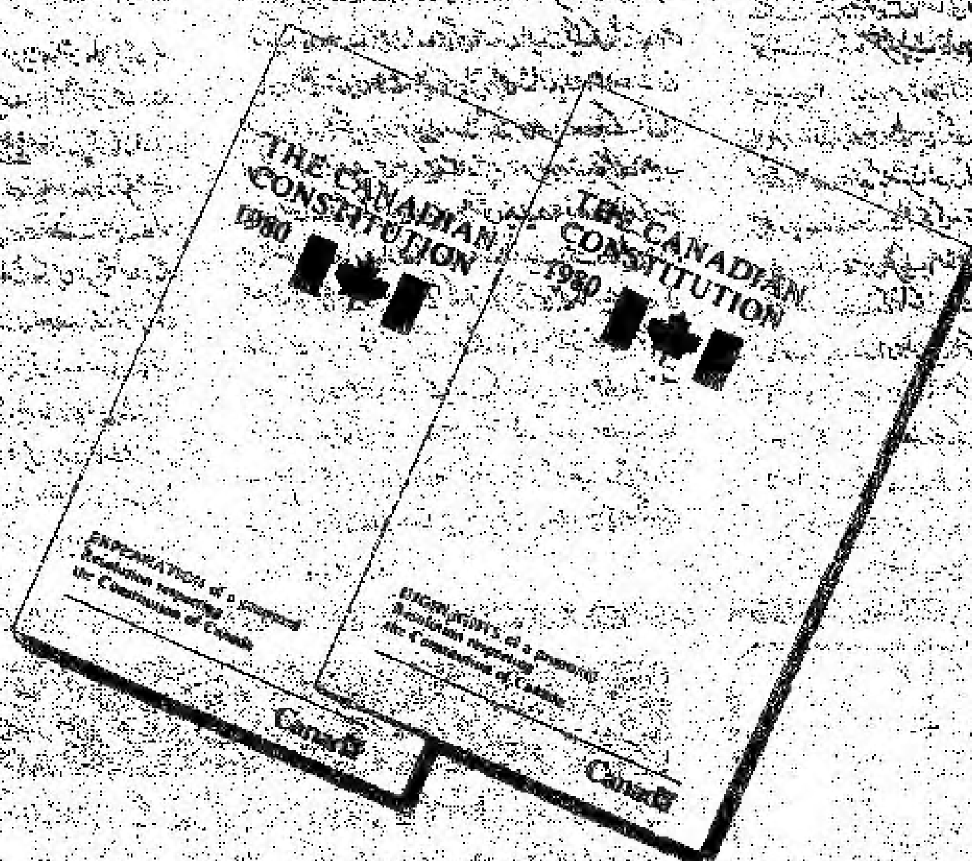
روس، شام، لیبیا اور بعض دیگر ممالک اردن کے ذریعے عراق کو فوجی امداد مہیا کر رہے ہیں

زندگی اللہ کی امانت ہے

جب طلب کرے لوٹا دو

ایک نوبیاہتا بیوی کے تاثرات

Something to think about...



If you would like to have more information, free, you can pick up copies of these publications at most urban post offices.

PUBLICATIONS CANADA
P.O. Box 1986, Station B, OTTAWA, Ontario K1P 6Y6
Please send me more information on the Constitution:
Explanations #16 ☐
Highlights #17 ☐
Please also add my name to the mailing list ☐
Name ....
Street .... Apt. # ....
City/Town .... Prov. ....
Postal Code ....

If they are not available at your post office please send this coupon.

Canada

زرعی آمدنی پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائیگا: صدر ضیا

اجتماعی کھیتی باڑی کو وسیع پیمانے پر اختیار کیا جائیگا: زرعی مشینری اور آلات کی درآمد پر ڈیوٹی نہیں لیجائیگی

مصنوعی کھاد کی قیمت فروخت کم کر دی جائیگی

بنگلہ دیش سے تین لاکھ بہاریوں کی منتقلی کے انتظامات شروع ہو گئے

خدا کا شکر ہے ۹ سالہ جدوجہد کامیاب ہوئی: نسیم خان

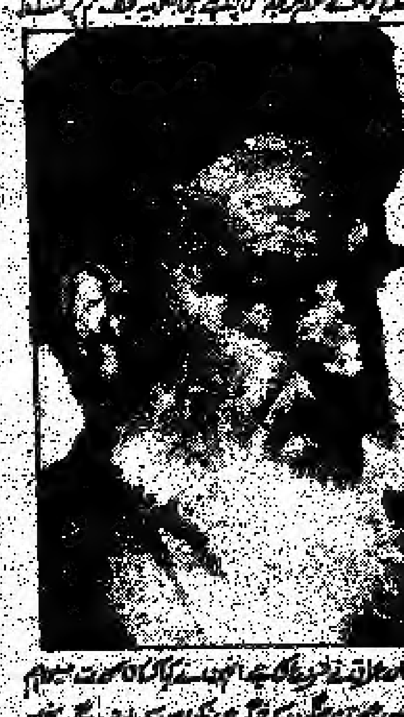
آئندہ انتخابات میں اسلامی جماعتوں کا متحدہ محاذ بن سکتا ہے: مطیع الرحمن

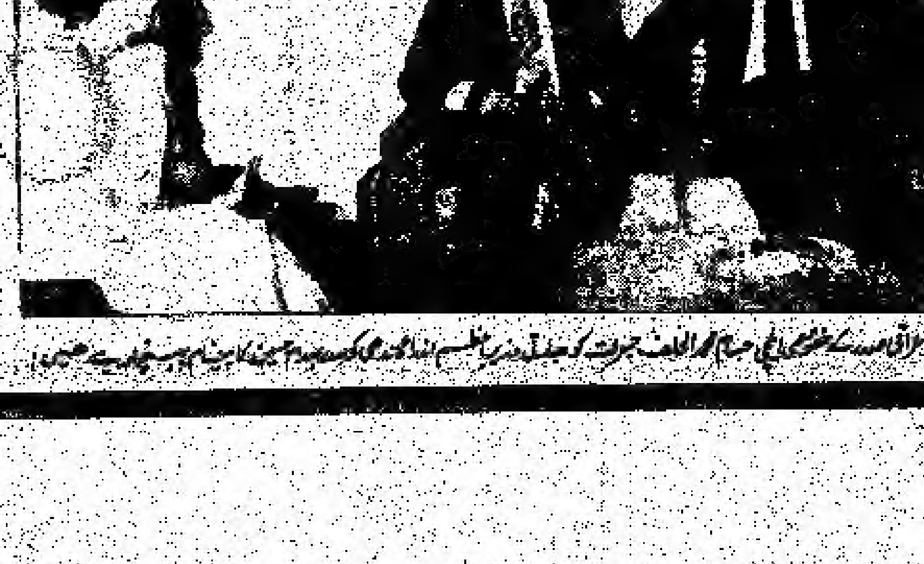
بنگلہ دیش میں اسلامی جماعتوں کا متحدہ محاذ بنانے کا بیان

بھارت نے امریکہ سے اسلحہ کی خریداری کا سب سے بڑا معاہدہ کر لیا

۲۳۸ دور مار اور صحیح ترین نشانہ لگانے والی ہاؤٹزر توپیں حاصل کی جا رہی ہیں

خمینی کی بشارت





اسلام کے ٹھوس ستونوں پر قومی ادارے تعمیر کرنے کا عہد کیجئے صدر ضیا

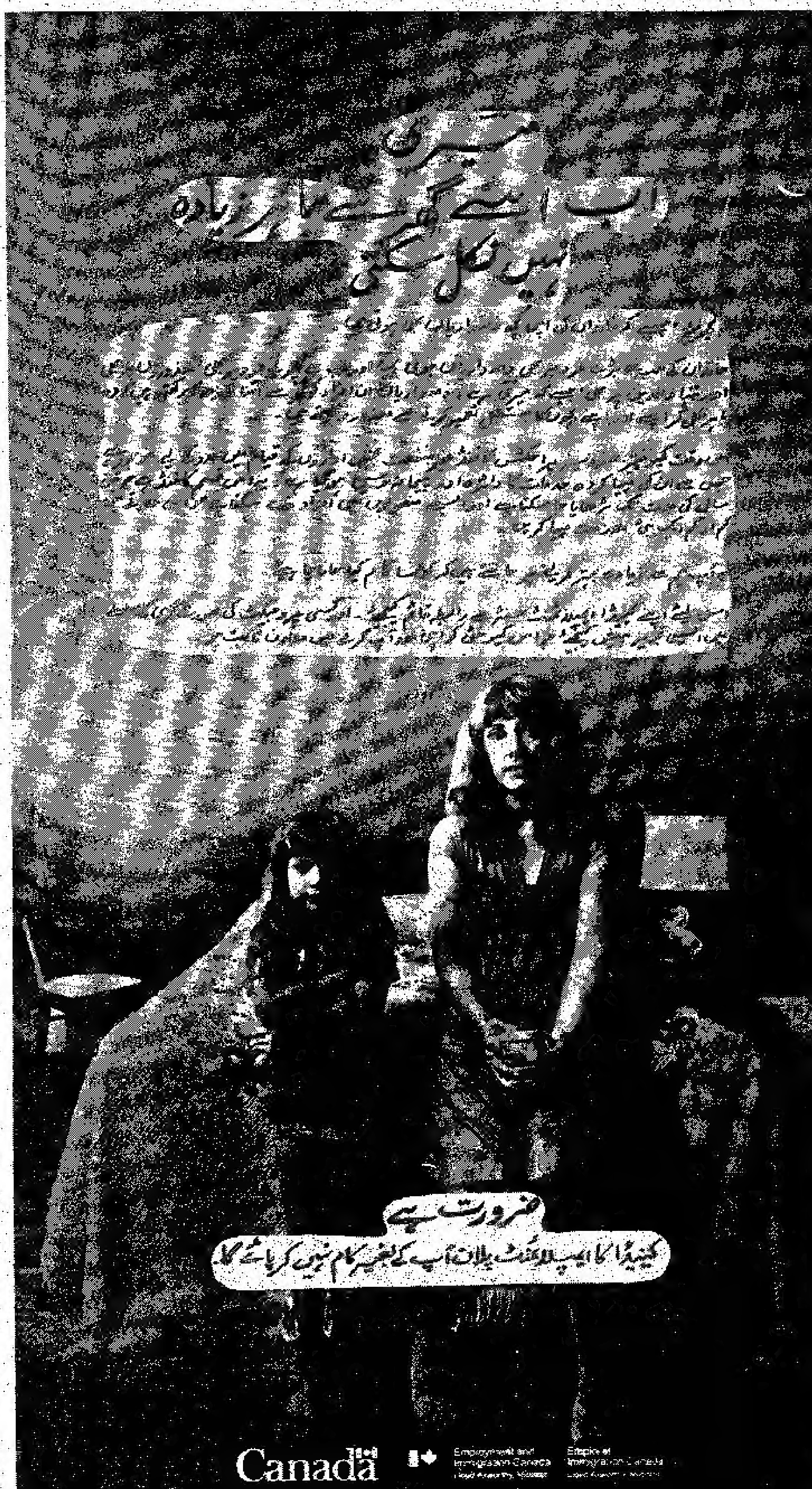
ان ستونوں کو زندگی کے نشیب و فراز ہلا نہیں سکتے ۔ پاکستان کے شاندار مستقبل کی ضمانت ہیں انسان فانی ہے لیکن ادارے زندہ رہتے ہیں بشرطیکہ وہ اخلاق ، مقبولیت پسندی اور شعبدہ بازی کی بنیاد پر قائم ہوں قائد ملت کی برسی پر پیغام

ہم قائد ملت کے احسانمند ہیں انہوں نے تحریک پاکستان میں کڑی کردار ادا کیا

قوم کے عہد طفولیت میں ایسے رہنما کا چھن جانا ایک عظیم سانحہ تھا

مفتی محمود نے دو بار حج کئے

افتخار علی خان لینڈ میں بھی سفیر ہوں گے



ایرانیوں کا جوش و جذبہ بڑھ گیا جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے

ایرانی ریڈیو پر خمینی کی آواز کے منتظر رہتے ہیں صدام حسین جب خطاب کرتے ہیں تو ...



صدام حسین کی آواز نقارخانے میں طوطی کی آواز

ایرانی قوم حکومت کی پشت پناہی کر رہی ہے

نیوز ویک اور ٹائم کے نمائندہ ... کی رپورٹ



لیاقت علی خان کو بہت ہوشیاری سے قتل کرایا گیا تھا بیگم رعنا

جمہوریت کے دشمن اقتدار کے بھوکے خود غرض اور بے ایمان لوگ انھیں خرید نہیں سکے تھے

قتل کے بعد بہت احتیاط سے ان کی یاد ذہنوں سے مٹانے کی کوشش کی گئی ۔ برسی پر پیغام

پندرہ روزہ
الہلال
سورسٹو لمیٹڈ

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

مفتی صاحب ـــ منفرد عہدِ سیاست

مولانا مفتی محمود صاحب منگل کے روز ایک علمی مجلس میں زکوٰۃ و عشر پر اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کر رہے تھے کہ اچانک خالقِ حقیقی کی جانب سے دعوتِ اجل آئی۔ انہوں نے جاری گفتگو ترک کی اور خاموشی سے اللّٰھم لبیک کہہ کر ایک طرف کو ڈھلک گئے۔ لبیک لبیک کی صدا ابھی گونج رہی تھی کہ وہ اپنے سفرِ آخرت کی منزل طے کر چکے تھے۔ تفہیمِ دین کی اس مصروفیت کے عالم میں سفرِ آخرت کا یوں طے ہو جانا واقعتاً ایک عالمِ دین اور مخلص خدمت گزارِ دین کے شایانِ شان خاتمہ ہے اور ہر مسلمان کے لئے قابلِ رشک ہے۔ یہ جہاد بالدعوت دین کی راہ کی شہادت ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

مولانا مفتی محمود صاحب کی موت سے پاکستان میں حزبِ اختلاف کی جمہوری سیاست اور جدوجہد کی تاریخ کا ایک جاندار اور ولولہ انگیز دور تمام ہوا۔ انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں جمہوری روایات کو استبدادی یلغار میں نابود ہونے سے بچانے کے لئے بھرپور جرأتمندانہ جدوجہد کی۔ وہ اسمبلی اور اسمبلی سے باہر حزبِ اختلاف کے جمہوری اداروں کے دفاع کے سلسلے میں سینہ سپر رہے۔ اور ایک بار ایسا بھی ہوا کہ انہیں اسمبلی سے باہر گھسیٹا گیا۔ مگر انہوں نے اسمبلی میں، سڑکوں پر، جلسوں کے پلیٹ فارموں پر اور جیل خانوں کے اندر ہر اذیت اور ہر تکلیف کی قیمت پر جمہوری اقدار کی پاسداری کا حق ادا کیا۔

مولانا مفتی محمود نے میدانِ سیاست میں محض قائدِ حزبِ اختلاف ہی کا کردار ادا نہیں کیا۔ ایک مختصر سی مدت میں انہیں صاحبِ اقتدار کے کردار کا مظاہرہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ وہ صوبہ سرحد کے وزیرِ اعلیٰ رہے اور اپنے عہدِ وزارت میں انہوں نے قرنِ اول کے مسلمان حکمرانوں کی سی درویشانہ شان کا مظاہرہ کیا۔ اپنی بھرپور سیاسی زندگی میں انہوں نے ایک چیز بہت واضح طور پر ثابت کی کہ قدیم اسلامی طرز کی درسگاہوں کے فارغ التحصیل علماء جدید دنیا کی انتہائی ترقی یافتہ جمہوری فضا میں حزبِ اختلاف کے پلیٹ فارم سے یا ایوانِ حکومت کے اندر بحیثیت ذمہ دار اور دیانتدار سیاستدان چلانے کی پوری اہلیت اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ مولانا مفتی محمود کی شخصیت کے ساتھ علماء ملکی سیاست میں پہلی بار سیاسی تحریکات پر غالب آئے۔ اور ان کی موجودگی نے سیاست کے انداز، اطوار اور نعرے سب بدل ڈالے اور پھر ان ہی کی قیادت میں برصغیر کی ۸۰ سالہ جدید تاریخ کی سب سے زیادہ پرجوش اور ولولہ انگیز تحریک ـــــــ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ چلی۔ یہ تحریک اپنے منطقی انجام کو کیوں نہ پہنچ سکی؟ یہ الگ بحث ہے اور جس پر مستقبل میں کھل کر تجزیہ اور بحث ہو سکے گی۔ مگر یہ بات طے ہے کہ اس تحریک کے اثرات فوراً ہی ختم نہیں ہو گئے۔ بلکہ اس کے اثرات ہم آج تک محسوس کر رہے ہیں۔ اس ملک میں فوجی حکومتیں اس تحریک سے قبل بھی رہی ہیں اور اس تحریک کے بعد بھی۔ اس تحریک سے قبل کی فوجی حکومتوں اور بعد کی حکومت کے طرزِ فکر، نعروں اور لب و لہجے کا فرق دراصل اس تحریک کے اثرات ہی کی نشاندہی کر رہا ہے۔

اس صدی کے ابتدائی عشروں میں بحث ہوتی رہی ہے کہ دین اور سیاست کو یکجا ہونا چاہئے یا دین و سیاست کے معاملات کو الگ الگ رکھا جانا چاہئے۔ مسلمانوں کی سیاست کو سیکولرازم کی راہ پر چلانے والوں کی خواہش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ دین اور سیاست کے راستے ایک نہ ہوں۔ بہت سے علماء بھی اس مغالطے میں مبتلا رہے کہ علماء کا عملی سیاست میں حصہ لینا خدمتِ دین سے انحراف ہے۔ مگر مولانا مفتی محمود اور ان کے ہم عصر اکابر علماء نے گویا اپنے عمل سے اس بحث کو غیر مؤثر کر کے ختم کر دیا۔ مولانا مفتی محمود صاحب کی زندگی کی جدوجہد میں دین اور سیاست ہم قدم اور ہمسفر رہے ہیں۔

مفتی محمود صاحب کا انتقال بلاشبہ ایک قومی سانحہ ہے اور ان کی موت کی صورت میں اہلِ وطن نے ایک ہوشمند اور زیرک رہنما اور سیاستدان کو گنوایا ہے۔ یہ پوری قوم کا نقصان ہے اور ان کے پسماندگان کے لئے تو بہت ہی بڑا ذاتی نقصان ہے۔ ہم ان کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا مولانا کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ہم ان کے صاحبزادگان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود کو اپنے عظیم باپ کا سچا جانشین ثابت کریں گے اور خود کو مولانا کے تمام اوصافِ حمیدہ سے متصف کریں گے۔

خدا کا عذاب کب آتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"جو مسلمان کسی برائی کو دیکھے چاہئے کہ اسے ہاتھ کے زور سے مٹا دے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے اسے برا کہے، پھر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین درجۂ ایمان ہے۔"

چنانچہ ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ ظالم و بدکار کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ خدا اپنا عذاب ان پر نازل کرے گا۔

[illegible]

احادیثِ نبوی کی روشنی میں

[illegible]

لیاقت علی خاں کا قتل ـــــــ چشم دید واقعات

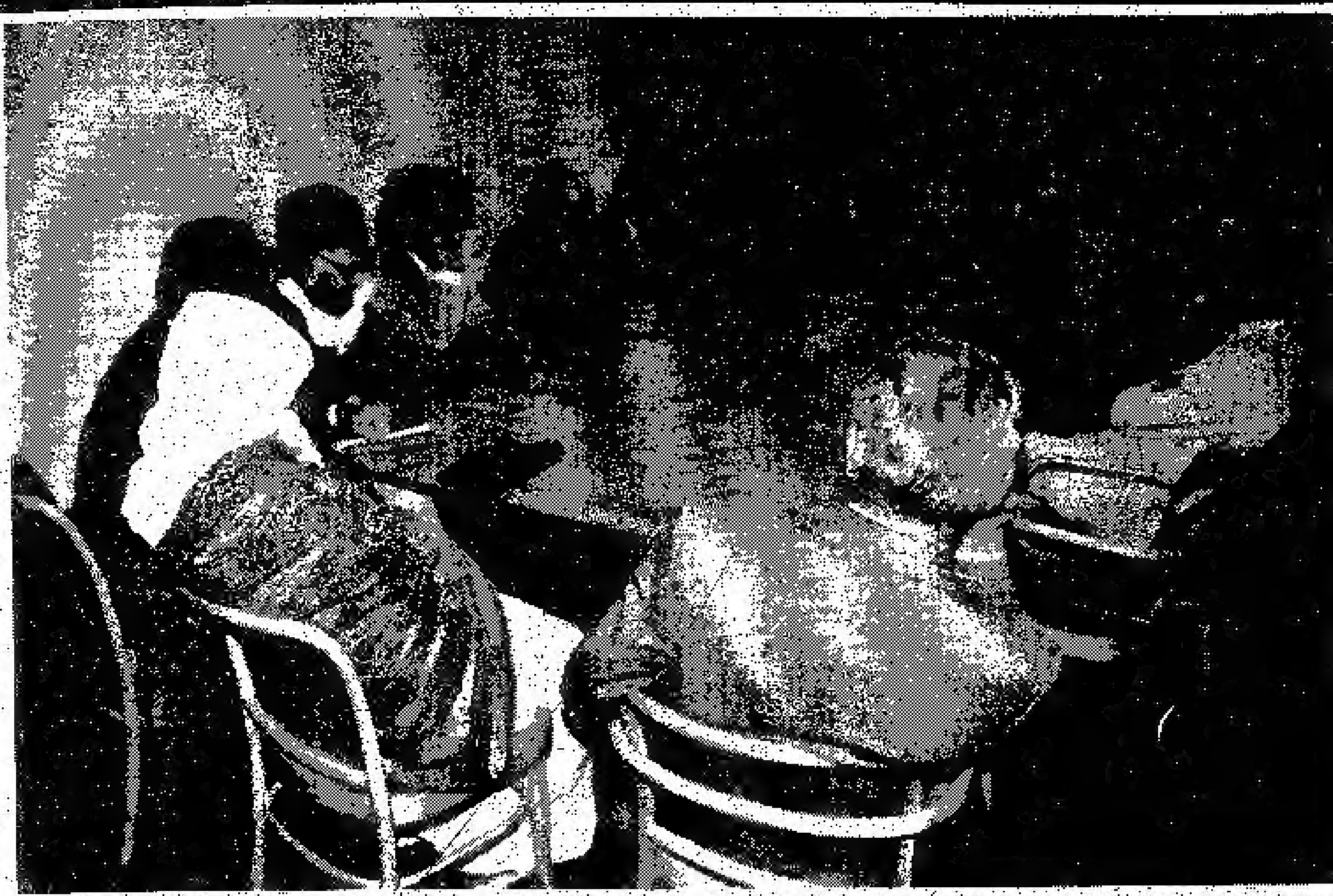
ادیب عثمانی

[illegible]



پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کی نعش [illegible]

ایک شمع اور بجھی ۔۔۔۔!



ٹورانٹو میں ساحر کی وفات پر تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مہمان شعراء کے علاوہ مقامی حضرات نے بھی شرکت کی۔

اردو شعر و ادب کے پرستاروں کے لیے یہ خبر بڑے دکھ کا باعث ہوگی کہ ساحر لدھیانوی ۲۵ر اکتوبر کو بمبئی میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر اندازاً ۵۹ سال تھی۔ اصلی نام عبدالحئی تھا۔ انھوں نے بے شمار نظمیں، غزلیں اور گیت لکھے جو ان کے ابتدائی مجموعے "تلخیاں" میں شامل ہوتے رہے۔ چنانچہ "تلخیاں" کے کوئی ۲۰ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی ایک طویل نظم "پرچھائیاں" ہے جو علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے۔ ساحر کا کلام ہندوستان کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

ٹورانٹو میں ۲۸ر اکتوبر کو سینٹرل لائبریری میں انجمنِ اردو نے ساحر لدھیانوی کی وفات پر ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حالیہ مشاعرے میں شرکت کرنے والے مہمان شعراء بھی موجود تھے۔ فیض نے اپنی تقریر میں ساحر کی ابتدائی زندگی کے متعلق مختصر حالات بیان کیے اور ان کے ادبی کیریر پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ ساحر کے ہاں سماجی شعور نہایت خوبصورت انداز میں ملتا ہے اور ساحر کی شاعری ہمیشہ ترقی پسند اور خوبصورت رہی ہے۔

فیض احمد فیض کے بعد علی سردار جعفری نے ساحر کی زندگی، ان کی فیاضی، دیانت اور اصول پسندی کے متعلق اظہارِ خیال کیا۔ انھوں نے ساحر کی انسان دوستی کو بہت سراہا اور بتایا کہ اصول پسندی کے معاملے میں ساحر نے زندگی بھر دنیا والوں کا مقابلہ کیا اور اپنے ذاتی نقصان کے باوجود سمجھوتہ بازی سے کام نہیں لیا۔ سردار جعفری نے ساحر کی موت کو شاعری اور فلمی ادب کے لیے ایک عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ساحر نے فلمی شاعری کو جس مقام پر لا کھڑا کیا ہے وہ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔ فلم انڈسٹری میں ساحر نے تن تنہا ان تمام مخالف قوتوں اور شخصیتوں کا مقابلہ کیا جو ان کے اصولوں سے ٹکراتے تھے۔

ساحر کی زندگی کے بارے میں مزید تفصیل اردو بلٹز کے ایڈیٹر حسن کمال نے بتایا کہ وہ نہایت فیاض، دوست نواز، ذہین اور اصول پسند شخص تھے۔

واجدہ تبسم نے ساحر کی بذلہ سنجی اور دلچسپ اندازِ گفتگو کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی موت کو صداقت کی گمشدگی پر محمول کیا۔



کیفی اعظمی نے ساحر کی شخصیت اور زندگی کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات نہایت ہی دکھ کے ساتھ بیان کیے۔ انھوں نے ساحر کی انسان دوستی، خلوص پروری اور اصول پرستی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ساحر کو تنہائی نے کھا لیا۔ اپنی والدہ کے انتقال کے بعد پچھلے دو چار برسوں سے ساحر صحیح معنوں میں تنہا اور خائف رہنے لگے تھے۔ شادی انھوں نے نہیں کی تھی۔

جلسہ میں شرکت کرنے والے مہمان شعراء میں مینا قاضی اور جگل انساجی بھی شامل تھے۔

عقیدہ دلگیر قریشی کے سوال پر سردار جعفری نے بتایا کہ ساحر پر فیض کا بہت اثر تھا۔ جو ان کے اسلوب اور زبان کے استعمال میں صاف نظر آتا ہے۔ زبان اور رومانیت میں ساحر، فیض کی پرچھائیں بن جاتے ہیں۔

ماتمِ جوانی پر یہ تعزیتی جلسہ ختم ہوا۔

ساحر اردو ادب میں اپنے اس کلام کی بنا پر زندہ رہیں گے کہ انھوں نے ایسے ماحول میں رہ کر جہاں آرٹ عوام کے سفلی جذبات کو ہوا دے کر پیسہ کمانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اپنے دامن کو داغدار نہیں ہونے دیا اور خود فن کو پامال ہونے سے بچایا ہے۔



جب کو چہرۂ قاتل میں ہم لائے گئے ہوں گے
پردے بھی در و دیوار کے سرکائے گئے ہوں گے
جب شیش محل کوئی تعمیر ہوا ہوگا
دیواروں میں دیوانے چنوائے گئے ہوں گے

جگل انساجی



جب زخم سے ہمیں کوئی رہزن کا جواز
ملے کے لفظ کوئی وعدہ پھر عطا کیجے

عزیز قیسی



ساحر کا آخری مشاعرہ جو انھوں نے مارچ ۱۹۸۰ء میں الہ آباد میں پڑھا تھا۔ تصویر میں دلیپ کمار، مینا کاظمی، کیفی اعظمی ساحر کو بغور سن رہے ہیں۔ (بشکریہ مینا قاضی)

ایک یادگار محفلِ مشاعرہ

۲۲ اکتوبر کی سرد رات ٹورانٹو میں رہنے والے اردو ادب کے شائقین کے لیے ایک تاریخی رات کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ شمالی امریکہ کی اس اجنبی سرزمین پر اردو کے چند عظیم شاعر اکٹھا ہوئے تھے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے تک یقین نہیں آتا تھا کہ یہاں ایسا مشاعرہ منعقد بھی ہو سکتا ہے لیکن "ہمتِ مرداں" نے اس شک کو یقین اور امکان سے بدل دیا۔ اور ہم جیسے برسوں قبل ملک چھوڑنے والوں نے جلا وطنی میں وطن کا لطف اٹھا لیا ---

ہندوستان سے اردو زبان کے اتنے بڑے شاعروں کو ایک ساتھ شمالی امریکہ مدعو کر کے منتظمین نے جس جرأت مندی کا ثبوت دیا ہے اس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ یہ تاریخی اجتماع آئندہ یہاں کے مشاعروں کے لیے ایک مثال کی حیثیت رکھے گا۔ کیا عجب کہ آنے والے برسوں میں پاک و ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شاعر یہاں اکٹھا کیے جا سکیں اور پردیسیوں کو اس سرزمین پر اردو ادب کے یہ تمام ہیرے ایک ساتھ جگمگاتے ملیں جنہیں ہند و پاک میں بھی ایک ساتھ دیکھنا ممکن نہیں ہے۔

اس رات ٹورانٹو میں بڑی مانوس محفل سجی تھی — وہی سفید چاندنی کا فرش اور بکھرے خوشنما گاؤ تکیے، وہی سیاہ شیروانی اور سفید پاجامے، وہی چہرے وہی لوگ، وہی داد اور "دوبارہ ارشاد" کی آوازیں۔ بیچ میں سے چند منچلوں نے شعرا کے ساتھ فقرہ بازی بھی کی اور بڑی دلچسپ فقرہ بازی کی جس پر سامعین کو وہ لطف نصیب ہو گیا جو کبھی اپنے وطن کے مشاعروں سے مخصوص تھا ---

شعرا کی یہ جماعت اگرچہ شمالی امریکہ میں جگہ جگہ مدعو کی جا رہی ہے لیکن ٹورانٹو کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں اسٹیج پر ان نامور شعرا کے ساتھ فخرِ ارضِ پاک فیض احمد فیض بھی حسنِ اتفاق سے موجود تھے۔ نظروں نے دیکھا کہ اس محفل میں فیض مثل سرسید کی مانند بیچ میں تھے، ان کی ایک جانب سردار جعفری اور اختر الایمان تھے تو دوسری جانب کیفی اعظمی اور عزیز قیسی تھے۔ ساتھ ہی واجدہ تبسم، مینا قاضی، جمیل انشا جی اور حسن کمال بھی، اور پیچھے تمام میزبان شعرا جن کی تعداد اگر اتنی کثیر نہ ہوتی تو اسٹیج پر ریلوے اسٹیشن کا گمان نہ ہوتا!

"الہلال" کے قارئین کی خدمت میں جو کچھ مہمان شعرا کے کلام کا انتخاب پچھلے شمارے میں پیش کیا گیا تھا اور کچھ شعرا کا کلام اب پیش کیا جا رہا ہے ---





واجدہ تبسم — اختر الایمان

غزل کے چند شعر

کوئی مشکل نہیں ہندو یا مسلماں ہونا
ہاں بڑی بات ہے اس دور میں انساں ہونا

باغباں رہتے ہیں اب تو ڈر کو پہچوں گی
میں نے دیکھا ہے گلستاں کا بیاباں ہونا

اس لیے اپنے ہی سر لے لیا الزام بھلا
ہم سے دیکھا نہ گیا ان کا پشیماں ہونا

اے نگاہِ کرم انداز تری عمر دراز
ورنہ مشکل تھا مرے درد کا درماں ہونا

مینا قاضی

فلسطینی شہدا کے نام

میں جہاں پر بھی گیا ارضِ وطن!
تیری تذلیل کے داغوں کی جلن دل میں لیے
تیری حرمت کے چراغوں کی لگن دل میں لیے
تیری الفت تیری یادوں کی کسک ساتھ گئی
تیرے نارنج شگوفوں کی مہک ساتھ گئی
سارے ان دیکھے رفیقوں کا جلو ساتھ رہا
کتنے ہاتھوں سے ہم آغوش مرا ہاتھ رہا
دور پردیس کی بے نام و نشاں راہوں میں
اجنبی شہروں کی بے مہر گزرگاہوں میں
جس جگہ کوچے میں کھلا میرے لہو کا پرچم
لہلہاتا ہے وہاں ارضِ فلسطیں کا علم
تیرے اعدا نے کیا ایک فلسطیں برباد
میرے زخموں نے کیے کتنے فلسطیں آباد

فیض احمد فیض



مینا قاضی — فیض احمد فیض

اس مشاعرے کا حاصل فیض کی نظم "فلسطینی شہدا کے نام" اور اختر الایمان کی نظم "عہدِ گریزاں کے نام"، سردار جعفری کی "صبحِ فردا"، کیفی اعظمی کی "دوست"، عزیز قیسی کا "آئینہ"، حسن کمال کا "ایک خط"، واجدہ تبسم کا "سنگھار پھول"، جمیل انشا جی کے قطعات اور مینا قاضی کی غزلوں کا ترنم ہے جو برسوں یاد رہے گا ---

غزل

سب کی بگڑی کو بنانے نکلے
یار ہم تم بھی دوانے نکلے
دھوپ ہے دشت ہے صحرا ہے جناب
ہم یہاں پیاس بجھانے نکلے
ہر طرف شورِ قیامت ہے بپا
اور ہم جشن منانے نکلے
گر پڑا بادہ پرستی کا بھرم
خواب بھی تیرے سہانے نکلے







کام اب کوئی نہ آئے گا بس اک دل کے سوا
راستے بند ہیں سب کوچۂ قاتل کے سوا
سردار جعفری

چاند کو رات میں موت آئی تھی
لاش ہم دن کو اٹھانے نکلے
حسن کمال

اس کو مذہب کہو یا سیاست کہو
خودکشی کا ہنر تم سکھا تو چلے
کیفی اعظمی

لاہور کی قیادت میں ٹیسٹ پلیئرز کی ٹیم ۳ نومبر کو اسلام آباد پہنچے گی



کھلاڑی وقار ٹیسٹ

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

پاکستان ایئر فورس میں ملازم پیر ابھائی سید سنی، عمر ۲۴ سال کے لیے کینیڈین یا امریکن شہریت رکھنے والی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ سرپرست حضرات رابطہ قائم کریں۔

MOHAMMAD ALI
710 LACHINE, #206
MONTREAL, P.Q.
PHONE: (514) 634-9888

•

ایک تعلیم یافتہ، ملازم سرکار، معزز خاندان کے ۲۵ سالہ خوش شکل و خوش طبع نوجوان کے لیے رشتہ مطلوب ہے۔ عمر، ذات پات اور تعلیم کی کوئی قید نہیں۔ لڑکی خواہ پاکستانی ہو خواہ ہندوستانی۔ تفصیلات کے لیے خط لکھیے:

M. K. c/o AL-HILAL

•

ایک ۲۷ سالہ پاکستانی مسلم، پوسٹ گریجویٹ پروفیشنل، آسودہ حال، کینیڈین شہری کے لیے مسلمان خوبصورت تعلیم یافتہ اور سمجھدار لڑکی، جس کی عمر تیس سال سے کم ہو، کا رشتہ جلد درکار ہے۔ تفصیلات کے لیے فون کیجیے:

(416) 881-8126

•

اعلیٰ تعلیم یافتہ، ملازم، ۳۷ سالہ سنی مسلمان، سلیقہ مند خاتون کے لیے شریف النفس، برسرِ روزگار شخص کا رشتہ درکار ہے جس کی عمر ۴۵ سال کے لگ بھگ ہو۔ مزید معلومات کے لیے شام ساڑھے چھ بجے سے نو بجے تک فون کیجیے۔

مسز خان: 292-2964

•

نوٹ

قارئین نوٹ فرمالیں کہ اس اخبار کا یہ شمارہ حسب ذیل تاریخ کو ڈاک کے حوالے کیا گیا تھا۔ اگر آپ کو اخبار دیر سے ملتا ہو تو اپنے علاقے کے پوسٹ آفس سے شکایت کیجیے۔

331376
17 - X 1981
DON MILLS
ON

(مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے)

پاکستانی سرحدوں پر بھارت کی مزید فوجی تیاریاں

۳۶ نئے میجر جنرل مقرر کرکے مجموعی تعداد ۱۳۶ اور بریگیڈیئروں کی تعداد دوگنا کردی جائیگی ۱۴ ایئر وائس مارشل اور ۹ وائس ایڈمرل ہونگے۔ ریئر ایڈمرل کی تعداد میں اضافہ۔ تینوں مسلح افواج کا ایک سربراہ بنانے پر غور

اندرا کو ۳۰ منٹ کا افتتاحی خطاب کرنا تھا وہ مسلسل تین دن صدارت کرتی رہیں

سیکرٹری خارجہ مین کی قیادت میں امریکہ اور کینیڈا جائزہ لے رہا وفد ہتھیاروں کے سودے کر رہا ہے

ٹرانسپورٹ طیاروں، میزائلوں اور بھاری توپ کی خرید ارکا منصوبہ

[illegible]

ایران عراق تنازعہ میں پاکستان کے عوام قطعی غیر جانبدار رہیں: صدر ضیا

دونوں ہمارے دوست اور اسلامی ملک ہیں ان میں خونریزی اور تباہی پر گہری تشویش ہے۔ فوری کوئی حل جلد نہیں آسکا۔ شہریان اسلام آباد کے استقبالیہ سے خطاب

دورے کی کامیابی میری نہیں پاکستان کے عوام کی کامیابی ہے

کسی فکر اور تشویش کی ضرورت نہیں، پاکستان کو ہر ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے



[illegible]

الیب کھوڑو کی حالت تشویشناک ہے

کراچی۔۔۔ [illegible]



[illegible]

پاکستانی بیک پاسٹ کی طرح کام کرے۔ صدر ضیا

[illegible]

الجزائر کے زلزلے کی لہریں پشاور میں

پشاور۔۔۔ [illegible]

عراق سے ۱۹۸ پاکستانی کراچی پہنچ گئے

کراچی۔۔۔ [illegible]

سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں ملازمت

[illegible]

ایک دلچسپ کہانی : عربی سے ترجمہ : نجمہ عثمانی

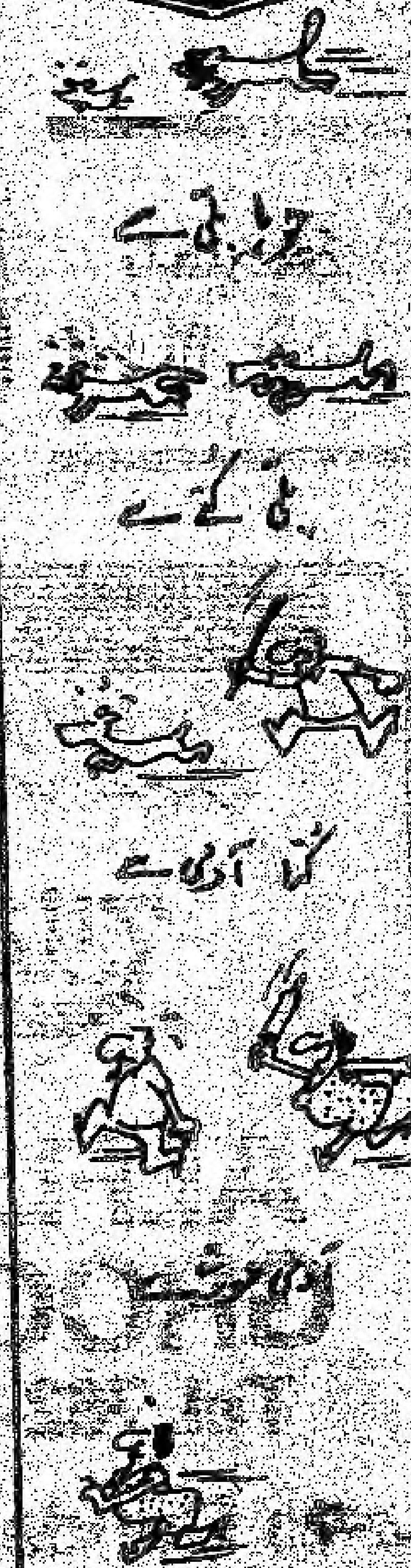
عاقبت اندیش بادشاہ

[illegible]

اندرا گاندھی نے مراد آباد کا دورہ کیا

[illegible]

کون کس سے ڈرتا ہے؟



پاک فلم انڈسٹری کی صفِ اوّل کی
نو دو گیارہ فنکارائیں

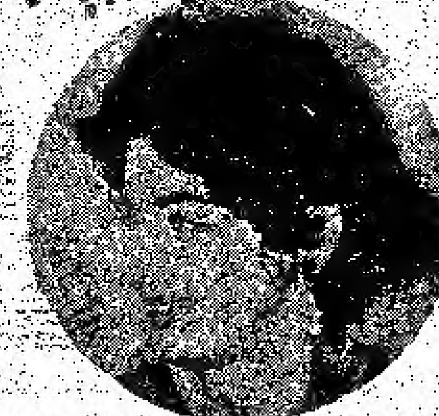
تحریر: سید التفات حسین ...

[illegible]

صبیحہ خانم

پاک فلم انڈسٹری کی فرسٹ لیڈی ... [illegible]





[illegible]

نیر سلطانہ

[illegible]



مسرت نذیر

[illegible]





[illegible]

نیلو

[illegible]

شمیم آرا

[illegible]

زیبا

[illegible]



[illegible]

دیبا

[illegible]



[illegible]

رانی

[illegible]



[illegible]

فردوس

[illegible]





[illegible]

شبنم

[illegible]

[illegible]

بابرا شریف

[illegible]

ہفت روزہ نگار کراچی

fortnightly

al-Hilal

VOL.9,NO.16 **25 ¢**

OCTOBER 31, 1980

Phone: 424-1989, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

دین اور سیاست کے میدان میں مفتی محمود کی خدمات عرصے تک یاد رکھی جائیں گی۔ صدر ضیا

انھوں نے وسیع تر اور دیرپا اثرات کے حامل بہت بڑی تعداد چھوڑی ہے جو آج سوگوار ہے ۔ مرحوم کے بیوہ کے نام پیغام تعزیت

پاکستان ایک عظیم عالم دین اور ممتاز دانشور سے محروم ہو گیا

امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد، گورنروں، وزیر خارجہ آغا شاہی اور دیگر حکام کے تعزیتی پیغامات

حالات زندگی

مفتی محمود کی میت کراچی سے روانہ ہوئی تو عقیدتمندوں کی ہچکیاں بندھ گئیں

فضائیہ کے دستے نے سلامی دی اور تابوت پر پھول چڑھائے۔ طیارہ ۹ بجے روانہ ہوا

نماز فجر ہوائی اڈے پر ادا کی گئی، نوابزادہ نصر اللہ سمیت ۳۰ افراد ساتھ گئے ہیں



مفتی محمود کو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب آبائی گاؤں عبدالخیل میں سپرد خاک کر دیا گیا

جنازہ میں صدر ضیاء، جنرل سوار خان، جنرل عارف، گورنر فضل حق اور دیگر ممتاز شخصیتوں نے شرکت کی۔ صدر اور گورنر نے میت کو سب سے پہلے کاندھا دیا

مولانا مفتی محمود کا آخری اخباری بیان

ملتان میں دو بار نماز جنازہ ہوئی۔ مولانا درخواستی اور مولانا عبید اللہ انور نے نماز پڑھائی

میاں طفیل، پروفیسر غفور، نوابزادہ ابراہیم خان، اشرف اور دیگر رہنماؤں کے علاوہ ایک لاکھ افراد نے شرکت کی



فرشتہ!

